فتاویٰ

سوال :- کیا ہم اہل اسلام اہل ہنود کے کسی ایک مذہبی امور میں ان کی امداد کیلئے کچھ چندہ وغیرہ دے سکتے ہیں۔ یہاں ایک قریہ میں اہل ہنود بہ تعداد کثیر آباد ہیں اور وہ مندر کی تعمیر کے تحت میں مسلمانوں سے بھی چندہ طلب کرتے ہیں تو کیا ازروئے شریعت چندہ دینا جائز ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ اہل ہنود کی کثرت کی وجہ سے آئندہ ناجائز سلوک کا خطرہ ہو۔　　عبدالحمید از بنگلور شہر

جواب :- ہندوؤں کے مذہبی امور عموماً شرکیہ و کفریہ ہوتے ہیں پس ان کے کسی مذہبی کام میں چندہ وغیرہ سے امداد کرنا جائز نہیں ہے۔ مندر کی تعمیر میں چندہ سے امداد کرنا تو شرک و کفر اور بت پرستی کی صراحۃً اعانت وحمایت ہے جو قطعاً حرام ہے۔ ارشاد ہے۔ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (قرآن کریم) اکثریت کی طرف سے آئندہ موہومی ناجائز سلوک کے اندیشہ اور خطرہ کی بنا پر شریعت نے شرک و بت پرستی معصیت اور اثم و عدوان کی اعانت وحمایت کی اجازت نہیں دی ہے۔ ایمان عزیز ہے اور آپ مومن کامل ہیں تو ان موہومی خطرات کو خاطر میں نہ لائیے۔ الا ان حزب اللہ ہم الغالبون۔

سوال ۔ زید صحیح الاعضا تندرست ہے۔ دنیاوی کاروبار بھی کرتا ہے۔ صوم و صلوٰۃ کا پابند نہیں بدعتی ہے پس زید کو خیرات دینا ثواب ہے یا گناہ درآنحالیکہ اوصاف مذکورہ معلوم ہیں۔　　ابوسعید محمد امین انصاری۔ از اجمیر

جواب :- تندرست ہٹے کٹے شخص کو جو بدعتی ہے اور روزے نماز کا پابند نہیں ہے دنیاوی کاروبار (تجارت۔ زراعت ملازمت وغیرہ) کرتا ہے جان بوجھکر صدقہ و خیرات دینے میں ثواب نہیں ملیگا۔ ایسے شخص کو خیرات دینا بدعت و معصیت کو تقویت پہنچانا ہے پس دیدہ دانستہ نہیں دینا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یاکل طعامک الا تقی (مشکوٰۃ شریف) ہاں اگر لاعلمی میں دیدیا تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح تارک صوم و صلوٰۃ بدعتی کو جو مضطر ہو اور فاقہ میں مبتلا ہو دیدہ دانستہ خیرات دینے میں حرج نہیں ہے بلکہ ثواب ملیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی کل کبد رطبۃ اجر (بخاری) موجودہ زمانہ کے تکیہ دار پیشہ ور فقیروں کو بھی خیرات دینا درست نہیں ہے۔ صاحب بذل المجہود نے حدیث مرفوع للسائل حق وان جاء علی فرس کے ذیل میں یہ صحیح لکھا ہے "وھذا الحکم باعتبار القرون الاولی واما فی ھذا الزمان فنشاھد کثیرا من الناس اتخذوا السوال حرفۃ لھم ولھم فضول اموال فحینئذ یحرم لھم السوال ویحرم علی الناس اعطاءھم"

سوال ۔ باعتبار شرع شریف کوئی ایسی قوم ہے جو من حیث القوم خیرات لینے کی مستحق ہو اگر نہیں ہے تو ایسا عقیدہ کیسا ہے۔ بیان کرو۔

جواب :- کوئی قوم یا برادری یا ذات محض مخصوص قوم اور خاص برادری اور ذات ہونے کی حیثیت سے شرعاً خیرات کی مصرف اور مستحق نہیں ہے۔ شریعت نے صدقات و خیرات کو مسلمانوں کی کسی قوم اور ذات و برادری کے ساتھ مخصوص نہیں